

03

کاہلی (سرسید احمد خان)

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
پہچان کرنا	روشناس کرنا	ستی، کسالت، محنت نہ کرنا	کاہلی
پستی، گراوٹ	زوال	بد سلیقہ، وحشی، غیر مہذب	پھواڑ
بتانا	آگاہ کرنا	بری عادت والا	بد سلیقہ
چاق چوبند	چھٹ	اپنے طور طریقے پر قائم رہنے والا	وضع دار
دل کی طاقتیں	ولی ٹوئی	عقل کی طاقت	قوتِ عقلی
گزارنا	بر کرنا	دور	رُفع
دوسری عادت، پختہ عادت	طبعیت ثانی	کوئی کام نہ کرنا / کوئی کام نہ ہونا	بے کار
ضرورت	حاجت	چاق چوبند، چستی / آمادگی	مستعدی
جانوروں جیسی خصوصیات	حیوان صفت	حد امجد	مورث اعلیٰ
انتظار کرنے والا	مُنظَر	قدم	صفت
عادت، ٹو، مزاج	تصدّت	تحریر کا انداز	اسلوبِ زنگارش
کام میں لگ جانا	مشغول	آسان	سہمن
بالکل	چند اس	برجستہ، بلا تامل	بے ساختہ
جا گیردار، بڑے زمیندار	میلکیوں	مصنوعی پین، بناوٹ	تصنیع
نیکس ادا نہ کرنے والے	لا خراج دار	بنیاد رکھی	ڈول ڈالا
وحشیوں کی طرح	وکشیانہ	بے غرض، غیر جانبدار، بے تعصب	بے لگ
جواہر لینا	قمار بازی	کھلے ذہن سے سوچنا	رُوشنِ خیالی
طاقت/ قوت	قوئی	ثابت تبدیلی	انقلاب
جرم / غلطی	قصور	اصلاح کرنے والا	مصلح
دور کرنا	رفع کرنا	قوم کی تعمیر کرنے والا	معمارِ قوم
مکحوم ملکوں کے باشندوں کے لیے ان کے آقاوں کا ملک	ولائیٹ	عیاشی	تماش بینی
انداز	اسلوب	لفظ کے اصل معنی کی بجائے کوئی دوسرا مراد لینا	اصطلاحی معنی
متوجہ ہونا / راغب ہونا	مائل	غیر مہذب، جنگلی	وحشی
		بے وقوفی، جاہلیت	وحشت پنے

(بورڈ 2015ء)

خلاصہ

سرسید احمد خان بر صغیر کے مسلمانوں کے محض تھے۔ وہ ماہر تعلیم، محقق اور نشر نگار تھے۔ سبق کا ملی ان کا اصلاحی مضمون ہے جس میں قبیل اور ذہنی کا ملی کو سب سے بڑی کا ملی قرار دیا گیا ہے۔

کامیل ایک ایسا الفاظ ہے جس کے معنی سمجھنے میں لوگ غلطی کرتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں سے محنت نہ کرنا کامیل ہے لیکن دلی قوی کو بیکار چھوڑ دینا سب سے بڑی کا ملی ہے۔ ہاتھ پاؤں کی محنت، گزر اوقات کرنے اور روٹی کما کر کھانے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ محنت مزدوری کرنے والے لوگ اور وہ لوگ جو کہ اپنی روزانہ محنت سے اپنی بسا اوقات کا سامان مہیا کرتے ہیں بہت کم کامیل ہوتے ہیں مگر جن لوگوں کو ان باتوں کی ضرورت نہیں ہے، وہ اپنے دلی قوی کو بے کار چھوڑ کر بڑے کامیل اور حیوان صفت ہو جاتے ہیں۔ ہزار پڑھے لکھوں میں سے شاید ایک کو ایسا موقع ملتا ہو گا کہ اپنی تعلیم اور اپنی عقل کو ضرورتا کام میں لائے، لیکن اگر انسان ان عارضی ضرورتوں کا منتظر ہے اور اپنے دلی قوی کو کام میں نہ لائے تو وہ نہایت سخت کامیل اور حشی ہو جاتا ہے۔ پس ہر انسان کے لیے ضروری ہے کہ اپنے اندر وہی قوی کو زندہ رکھنے کی کوشش میں رہے اور ان کو بے کار نہ چھوڑے۔ ایک ایسے شخص کی حالت کا تصور کرو جس کی آدمی اس کے اخراجات کو مناسب ہو اور اس کے حصول میں اسے مشقت نہ کرنی پڑے۔ جیسا کہ ہمارے ہندوستان میں ملکیوں اور لا خراج داروں کا حال تھا۔ وہ اپنے دلی قوی کو بھی بے کار ڈال دے تو اس کا کیا حال ہو گا۔ یہی ہو گا کہ اس کے عام شوق و حشیانہ باتوں کی طرف مائل ہوتے جائیں گے۔ یہی سب باتیں اس کے حشی بھائیوں میں بھی ہوتی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ بد سلیقہ وحشی ہوتے ہیں اور یہ ایک وضع دار وحشی ہوتا ہے۔ ہم قبول کرتے ہیں کہ ہندوستان میں ہندوستانیوں کے لیے ایسے کام بہت کم ہیں، جہاں ان کو قوائے دلی اور قوت عقلی کو کام میں لانے کا موقع ملتے۔ اگر انگریزوں میں بھی کوشش اور محنت کی ضرورت اور اس کا شوق نہ رہے جیسا کہ اب ہے تو وہ بھی بہت جلد و حشت پنے کی حالت کو پہنچ جائیں گے۔ ہمارے ملک میں جو ہمیں اپنے قوائے دلی اور قوت عقلی کو کام میں لانے کا موقع نہیں مل رہا ہے اس کا بھی یہی سبب ہے کہ ہم نے کامیل اختیار کی ہے۔

مخضریہ کے کسی شخص کے دل کو بے کار نہیں رہنا چاہیے۔ بلکہ کسی بات کی فکر و کوشش میں مصروف رہنا ضروری ہے۔ تاکہ ہم کو اپنی تمام ضروریات کے انجام کرنے کا خیال اور مستعدی رہے۔ جب تک ہماری قوم سے کامیل یعنی دل کو بے کار پڑا رکھنا چھوٹے گا۔ اس وقت تک ہم کو اپنی قوم کی بہتری کی توقع کچھ نہیں۔

اقتباسات کی تشریح

(بورڈ 2016ء)

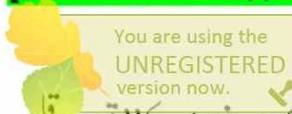
اقتباس نمبر 1

ہاتھ پاؤں کی محنت، اوقات بسر کرنے اور روٹی کما کر کھانے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ روٹی پیدا کرنا اور پیٹ بھرنا، ایک ایسی چیز ہے کہ بہ مجبوری اس کے لیے محنت کی جاتی ہے اور ہاتھ پاؤں کی کامیل چھوڑی جاتی ہے اور اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ محنت مزدوری کرنے والے لوگ اور وہ جو کہ اپنی روزانہ محنت سے اپنی بسا اوقات کا سامان مہیا کرتے ہیں۔

سبق کا عنوان: کامیل مصنف کا نام: سرسید احمد خان

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اوقدات بسر	وقت گزارنا	کھانا	پیٹ بھرنا	کھانا
کامیل	ستی	فرمایہ کرتے	فرمایہ کرنا	کامیل

تشریح: دوسرے حیوانوں کی طرح انسان بھی ایک حیوانی وجود رکھتا ہے۔ ایک انسان اور دوسرے حیوانوں میں بہت سی صفات مشترک ہیں۔ کھانا پینا، سونا جا گنا، چلنا پھرنا، خوش ہونا، تکلیف محسوس کرنا وغیرہ ایسی باتیں ہیں جن سے محض انسان ہی دوچار نہیں ہوتے بلکہ دوسرے حیوان بھی ایسی کیفیات اور تجربات سے گزرتے ہیں۔ انسان کے لیے یہ بات قابل فخر نہیں ہے کہ اس میں اور دوسرے حیوانوں میں کون سی صفات مشترک



ہیں۔ انسان کی فضیلت اس بات میں ہے کہ وہ کہنے والے امور میں دوسرے حیوانوں سے بہتر ہے۔ سر سید احمد خان انسان کی اس فضیلت کو ”قوائے قلبی“ و ”ہنگی“، قرار دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسا دل اور ذہن عطا کیا ہے جو اسے دوسرے حیوانوں سے ممتاز کرتا ہے اگر انسان دل اور ذہن کی صلاحیتوں کو بروئے کارنہ لائے تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دل کی صلاحیتیں کمزور پڑنے لگتی ہیں۔ قانون قدرت ہے کہ جو چیز بھی فعال نہ رہے حرکت اور عمل میں نہ رہے وہ زندگی سے محروم ہونے لگتی ہے انسان اگر اپنے صحبت مند ہاتھ اور بازو کو حرکت دینا بند کر دے تو رفتہ رفتہ وہ جامد ہو جاتا ہے۔ یہی صورت حال قلبی صلاحیتوں کی ہوتی ہے اگر انسان ان سے کام نہ لے تو پھر اس میں اور دوسرے جانوروں میں انتیاز ختم ہو جاتا ہے۔ وہ انسانی سطح سے گر کر حیوانی سطح پر آ جاتا ہے۔ شاید ایسے ہی افراد کے لیے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

”یہ انسان نہیں چوپائے یہی بلکہ چوپاؤں سے بدتر“

سر سید احمد خان ہر انسان کے لیے ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی اندر ورنی قوتیں کو زندہ رکھنے کی کوشش کرے۔ انبیاء فعال بنائے اور بیکار نہ ہونے دے تا کہ اس کی انسانی فضیلت برقرار رہے۔

اقتباس نمبر 2

اگر ہم کو قوائے قلبی اور قوت عقلی کے کام میں لانے کا موقع نہیں ہے تو ہم کو اس کی فکر اور کوشش کرنی چاہیے کہ وہ موقع کیوں کر حاصل ہو۔ اگر اس کے حاصل کرنے میں ہمارا کچھ قصور ہے تو اس کی فکر اور کوشش چاہیے کہ وہ قصور کیوں کر رفع ہو۔ غرض کہ کسی شخص کے دل کو بے کار پڑا رہنا نہ چاہیے، کسی نہ کسی بات کی فکر و کوشش میں مصروف رہنا لازم ہے، تاکہ ہم کو اپنی تمام ضروریات کے انجام کرنے کی فکر اور مستعدی رہے اور جب تک ہماری قوم سے کاہلی یعنی دل کو بے کار پڑا رکھنا نہ چھوٹے گا، اس وقت تک ہم کو اپنی قوم کی بہتری کی توقع کچھ نہیں ہے۔

سبق کا عنوان: کاہلی مصنف کا نام: سر سید احمد خان

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:	الفاظ
قوائے قلبی	معانی
دل کی قوتیں	الفاظ
چحتی، آمادگی، تیاری	معانی
مستعدی	معانی
کاہلی	معانی
ستی	معانی
عقل کی طاقت	قوت عقلی
چحتی، آمادگی، تیاری	معانی
کاہلی	الفاظ
ستی	معانی

سیاق و سبق:

سبق کاہلی میں سر سید احمد خان نے قرار دیا ہے کہ جسمانی کام نہ کرنا کاہلی ہے لیکن دلی قوی کو بے کار چھوڑ دینا اس سے بڑی کاہلی ہے۔ جن کو محنت مزدوری کی حاجت نہ ہو وہ کاہل ہو جاتے ہیں۔ دلی قوی کو بے کار چھوڑ کر انسان حیوان اور حشی بن جاتا ہے۔ جنہیں جسمانی محنت نہ کرنی پڑے وہ مہذب و حشی بن جاتے ہیں۔ اگرچہ انگلستان کی نسبت ہندوستان میں دلی قوی کو کام میں لانے کے موقع کم ہیں لیکن ہر شخص کو اپنی ضروریات کے انجام دینے کی فکر اور مستعدی میں مصروف رہنا چاہیے اور دلی قوی کو بے کار نہیں چھوڑنا چاہیے۔

تشریع: اللہ تعالیٰ نے انسان کو شعور کی نعمت کے ساتھ ساتھ جذبات و احساسات کی نعمت سے نوازا ہے۔ قلب و ذہن کی ان صلاحیتوں کا استعمال ہی انسان کو دوسرے جانداروں سے ممتاز بناتا ہے۔ سر سید احمد خان کا موقف یہ ہے کہ اگر ہمیں قلب اور عقل کی توانائیوں کو کام میں لانے کا موقع نہیں مل رہا تو ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ایسا کیوں ہے اور غور و فکر کے بعد پھر کوشش کرنی چاہیے کہ ہم ان صلاحیتوں کو بروئے کارلا سکیں۔ اگر ان صلاحیتوں کو استعمال نہ کر سکنے میں ہماری کوئی غلطی ہے تو ضروری ہے کہ اس غلطی کو دور کرنے پر غور بھی کرنا چاہیے اور یہ کوشش ہونی چاہیے کہ ہم اپنی غلطی کی اصلاح کریں۔ بہاں یہ بات خاص طور پر توجہ کے لائق ہے کہ سر سید محض غور و فکر پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ غور و فکر کے نتائج کو عملی صورت دینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کسی بھی شخص کا دل بیکار نہیں پڑا رہنا چاہیے بلکہ اسے مصروف عمل رہنا چاہیے۔ سوچ بچارا عمل کی انجام دہی میں رہنا چاہیے تاکہ ہم اجتماعی طور پر اپنی تمام ضروریات کو پورا کرنے کے بارے میں نہ صرف سوچیں بلکہ عملی جدوجہد میں مصروف رہیں کیونکہ جب تک ہماری قوم کاہلی کا شکار رہے گی دل کو بے کار پڑا رہنے دے گی۔ اس وقت تک قوم کی حالت نہیں سدھ رہے گی۔

سرید احمد خان جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد مسلسل اس جدوجہد میں مصروف رہے کہ بر صغیر کے مسلمان سیاسی سماجی اور معاشری اعتبار سے باعزت مقام حاصل کر لیں۔ انہوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے مسلمانوں میں عمل کی اہمیت کو اجاگر کیا تشریح طلب اقتباس میں بھی سرید نے اجتماعی سطح پر قوم کے افراد کی بیداری کی ضرورت پر زور دیا ہے کہ ہمیں اپنی کاملی کے اسباب پر بھی غور کرنا چاہیے اور پھر یہ کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اپنے قلب و ذہن کی صلاحیتوں کو قوم کی بھلائی کے لیے استعمال کر سکیں۔

اقتباس نمبر 3

ایک ایسے شخص کی حالت کو خیال کرو، جس کی آمد نی، اس کے اخراجات کو مناسب ہو اور اس کے حاصل کرنے میں اس کو چندائی مخت و مشقت کرنی نہ پڑے۔ جیسا کہ ہمارے ہندوستان میں ملکیوں اور لارخان داروں کا حال تھا اور وہ اپنے دلی قویٰ کو بھی بے کارڈال دے تو اس کا حال کیا ہو گا۔ یہی ہو گا کہ اس کے عام شوق و حشیانہ باتوں کی طرف مائل ہوتے جاویں گے۔ مزے دار کھانا اس کو پسند ہو گا۔ قمار بازی اور تماش بینی کا عادی ہو گا اور یہی سب باتیں اس کے وحشی بھائیوں میں بھی ہوتی ہیں، البتہ اتنا فرق ہوتا ہے کہ وہ پہواڑ، بد سلیقہ وحشی ہوتے ہیں اور یہ ایک وضع دار وحشی ہوتا ہے۔



ضرورت اور عمل کا آپس میں گہر اعلق ہے یہ ضروریات ہی ہوتی ہیں جو انسان کو مسلسل مصروف عمل رکھتی ہیں سر سید احمد خان کا بھی کا ایک سبب وسائل کا ضروریات کے مطابق ہونا بھی قرار دیتے ہیں۔ وہ ہمارے سامنے ایک ایسے شخص کی مثال رکھتے ہیں جس کی آمدن اس کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے کافی ہوا اور اس کے لیے اسے کسی طرح کی محنت و مشقت بھی نہ کرنا پڑتی ہو۔ تو اس کے بگڑنے کے امکانات بڑھ جائیں گے سر سید احمد خان ہندوستان کے بالائی طبقے کی مثال دیتے ہیں جن کی ملکیت میں بڑی بڑی جاگیریں تھیں اور انھیں کسی قسم کا نیکس (خارج) نہیں دینا پڑتا تھا۔ دولت کی فراوانی انسان کے لیے آزمائش بن جاتی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ ”تمہاری اولاد اور مال تمہارے لیے آزمائش ہے۔“ سر سید احمد خان کا موقف یہ ہے کہ جب دولت کی فراوانی ہو اور انسان اپنے قلب و ذہن کی توانائیوں کو کام میں نہ لائے تو اس کا ہمیشہ منفی نتیجہ نکلتا ہے اور انسان حیوانی مشاغل کو پسند کرنے لگتا ہے۔ اس کی ترجیحات میں مزے مزے کے کھانے شامل ہو جائیں گے۔ وہ جو اکھیلے لگے گا اور آوارگی اس کے مزاج کا حصہ بن جائے گی۔ تماش بینی اس کا پسندیدہ مشغله ہو جائے گی۔ یہ ساری باتیں وہ ہیں جو اس جیسے وحشی (حیوانی سطح پر زندگی گزارنے والے) لوگوں میں ہوتی ہیں۔ اگر ان میں کوئی فرق ہوگا تو صرف اتنا کہ ان کا وحشی پین اچڈا اور پھو ہڑ سطح پر ہوگا جبکہ یہ بظاہر مہذب اور وضع دار وحشی، اپنی اصل کے اعتبار سے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔

اصل میں انسان کی فضیلت اس بات میں نہیں کہ اس میں اور دوسرے حیوانوں میں کون سی باتیں مشترک ہیں انسان کی فضیلت اس میں ہے کہ وہ کن امور میں دوسرے حیوانوں سے بہتر ہے اور وہ فضیلت سر سید احمد خان کے موقف کے مطابق قلب و ذہن کی صلاحیتوں کا استعمال ہے۔



سوالات

سوال: 1 مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(الف) دلی قوی کو بے کار چھوڑ دینے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: دلی قوی کو بے کار چھوڑ دینے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی فکر، ذہانت اور عقل کو کام میں نہ لائے اور زندگی میں انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے کوئی عملی تغیری کام سرانجام نہ دے۔

(ب) انسان کب سخت کامل اور وحشی ہو جاتا ہے؟ (بورڈ 2017ء) (بورڈ 16-2015ء)

جواب: انسان جب دل کے قوی کو بے کار چھوڑ دیتا ہے تو وہ سخت کامل اور وحشی ہو جاتا ہے۔

(ج) کسی نہ کسی بات کی فکر و کوشش میں مصروف رہنا کیوں لازم ہے؟

جواب: کسی نہ کسی بات کی فکر و کوشش میں مصروف رہنا اس لیے لازم ہے تاکہ انسان ست اور کامل نہ ہو۔

(د) قوم کی بہتری کیسے ممکن ہے؟ (بورڈ 2017ء)

جواب: قوم کی بہتری اس وقت ممکن ہے جب ہم کسی بات کی فکر و کوشش میں مصروف رہیں۔ سستی اور کاملی کو چھوڑ دیں اور اپنے دلی قوی کو کام میں لا کیں۔

سوال: سرسید کے آبا اجاد اکس کے عہد میں ہندوستان آئے؟

جواب: سرسید کے آبا اجاد امغل بادشاہ شاہ جہاں کے زمانے میں ہندوستان آئے۔

سوال: سرسید نے کیسے تعلیم پائی؟

جواب: سرسید نے رواج زمانہ کے مطابق تعلیم پائی۔

سوال: سرسید نے عدالت میں کس عہدے پر کام کیا؟

جواب: سرسید نے عدالت میں پہلے بطور سرشنست دار کے کام کیا اور بعد میں ترقی کر کے منصف ہو گئے۔

سوال: سرسید نے انگریزی سکول کہاں کھولے؟

جواب: سرسید نے مراد آباد اور غازی آباد میں انگریزی سکول کھولے۔

سوال: سرسید نے علی گڑھ کالج کی بنیاد کب رکھی؟

جواب: سرسید نے 1875ء میں علی گڑھ کالج کی بنیاد رکھی۔

سوال: علی گڑھ کالج مسلمانوں کے لیے کیا قرار پایا؟ علی گڑھ کالج کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: علی گڑھ کالج ہندی مسلمانوں کے لیے سب سے اہم تعلیمی، سیاسی اور ادبی مرکز قرار پایا۔

سوال: سائنسیک سوسائٹی کیوں قائم کی گئی؟

جواب: مختلف مضامین اور کتابوں کے انگریزی سے اردو میں ترجم کے لیے قائم کی گئی۔

سوال: سرسید نے 1870ء میں کونسا ادبی رسالہ جاری کیا اور اس کی پروردہ نسل نے کیا اثرات مرتب کیے؟

جواب: سرسید نے 1870ء میں علمی و ادبی رسالہ تہذیب الاخلاق جاری کیا اور اس کی پروردہ نسل نے مسلمانوں کی اجتماعی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کیے۔



سوال: سریں نے اردو میں کس صنف کو رواج دیا؟

جواب: سریں نے اردو میں مضمون کی صنف کو رواج دیا۔

سوال: سریں نے اپنے ساتھیوں سے کن موضوعات پر مضامین لکھائے؟

جواب: سریں نے اپنے رفقاء سے قومی، تعلیمی، مذہبی اور اخلاقی موضوعات پر مضامین لکھائے۔

سوال: سریں کا اسلوب نگارش کیا تھا؟

جواب: سریں کا اسلوب نگارش، سادہ، آسان، بے ساختہ اور تکلف سے پاک تھا۔

سوال: بابائے اردو مولوی عبدالحق نے سریں کے بارے میں کیا کہا؟

جواب: سریں نے اردو زبان کو پستی سے نکلا، انداز بیان میں سادگی کے ساتھ وسعت پیدا کی۔

سوال: سریں نے اردو ادب میں کیسے انقلاب برپا کیا؟

جواب: جدید علوم کے اردو میں تراجم کرائے، بے لگ تقید اور روشن خیالی سے اردو ادب میں انقلاب پیدا کیا۔

سوال: سریں مسلمان قوم کے لیے کیا تھے؟

جواب: سریں ایک بڑے مصلح اور معمار قوم ہونے کے علاوہ اعلیٰ درجے کے مصنف بھی تھے۔

سوال: سریں نے کتنی کتابیں لکھیں اور ان کی کتابوں (تصانیف) کے نام بھی لکھیں؟

جواب: سریں کی تصانیف کی تعداد تیس سے زائد ہے۔ ان کی اہم تصانیف میں ”آثار الصنادید“، ”رسالہ اسباب بغاوت ہند“، ”تبیین الكلام“، ”خطبات احمدیہ“ اور ”تفسیر قرآن“ شامل ہیں۔

سوال: عام طور پر کامل سے کیا مرادی جاتی ہے؟

جواب: ہاتھ پاؤں سے محنت نہ کرنا، کام کا ج، محنت مزدوری میں چھتی نہ کرنا، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے میں سستی کرنا کامل۔

سوال: روٹی کما کر کھانے کے لیے کیا ضروری ہے؟

جواب: ہاتھ پاؤں کی محنت، اوقات بسر کرنے اور روٹی کما کر کھانے کے لیے نہایت ضروری ہے۔

سوال: کوئی مجبوری کے لیے کاملی چھوڑی جاتی ہے؟

جواب: روٹی پیدا کرنا اور پیٹ بھرنا ایک ایسی مجبوری ہے جس کے لیے محنت کی جاتی ہے اور ہاتھ پاؤں کی کاملی چھوڑی جاتی ہے۔

سوال: کیسے لوگ بہت کم کامل ہوتے ہیں؟

جواب: محنت مزدوری کرنے والے لوگ جو روزانہ محنت سے اپنی گزر بسر کرتے ہیں بہت کم کامل ہوتے ہیں۔

سوال: انسان حیوان صفت اور کامل کیسے ہوتا ہے؟

جواب: محنت نہ کرنے اور دلی قوی کو بیکار چھوڑنے سے انسان کامل اور حیوان صفت ہو جاتا ہے۔

سوال: انسان حیوانی خصلتوں میں کب پڑتا ہے؟

جواب: جب دل کی طاقتلوں کی تحریک است ہو جاتی ہے، جسمانی باتوں میں مشغول ہو جاتا ہے اور انسانی صفات کو کھو کر پورا حیوان بن جاتا ہے۔

سوال: نصابی سبق ”کاملی“ میں سریں نے انسان کے لیے کیا لازم فرمادیا ہے؟

جواب: انسان پر لازم ہے کہ اپنے اندر ورنی قوی کو زندہ رکھنے کی کوشش کرے اور ان کو بیکار نہ چھوڑے۔





- (ج) ہمارے ملک میں، جو ہم کو اپنے قوائے دلی اور قوتِ عقلی کو کام میں لانے کا موقع نہیں رہا ہے، اس کا بھی سبب یہی ہے کہ ہم نے
(کاہلی، بے راہ روی، قمار بازی، تماش بینی)
(d) کسی شخص کے دل کو..... پڑا رہنا نہ چاہیے۔
(مصنوف، فکر مند، بے کار غم زدہ)
- سوال 4: درج ذیل الفاظ کے مفہوم کیسے۔

لفظ	کاہلی	مستعدی	بے عقل	دائمی	وجہی	شک	مصروف
متضاد				فارغ	یقین	مہذب	

سوال 5: درست بیان کے آگے (✓) اور غلط بیان کے آگے (✗) کا نشان لگائیں:

- (الف) دلی قوی کو بے کار چھوڑ دینا سب سے بڑی کاہلی ہے۔
(b) ہاتھ پاؤں کی محنت، اوقات بسر کرنے اور روٹی کما کر کھانے کے لیے ضروری نہیں۔
(c) یہ نہیں ہے کہ لوگ پڑھتے ہیں اور پڑھنے میں ترقی بھی کرتے ہیں۔
(d) کاہلی ایک ایسا لفظ ہے جس کے معنی سمجھنے میں لوگ غلطی کرتے ہیں۔

سوال 6: اعراب لگا کر درست تلفظ واضح کریں۔ کاہل۔ قوی۔ طبیعت۔ تحریک۔ رفع

رفع

کثیر الانتخابی سوالات

سرسید احمد خان کے بقول لوگ معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔

- 1- (A) خوبی کے (B) شہرت کے (C) کاہلی کے (D) چستی کے
- 2- دلی قوی کو بیکار چھوڑ دینا سب سے بڑی ہے۔
(A) خوبی (B) عزت (C) شہرت (D) کاہلی
- 3- اوقات بسر کرنے اور روٹی کما کر کھانے کے لیے ضروری ہے۔
(A) دن رات کی محنت (B) ہاتھ پاؤں کی محنت (C) زندگی کی محنت (D) ذہن کی محنت
- 4- بہت کم کاہل ہوتے ہیں۔
(A) امیر لوگ (B) غریب لوگ (C) محنت مزدوری کرنے والے لوگ (D) پاگل لوگ
- 5- یہ نہیں ہے کہ لوگ پڑھتے ہیں اور پڑھنے میں کرتے ہیں۔
(A) ترقی (B) پی- ایچ- ڈی (C) سستی (D) محنت
- 6- ہزار پڑھ لکھوں میں سے شاید ایک کو ایسا موقع ملتا ہو گا کہ اپنی تعلیم کو اور اپنی عقل کو کام میں لاوے۔
(A) عادتاً (B) ارادتاً (C) رعایتاً (D) ضرورتاً
- 7- اگر انسان عارضی ضرورتوں کا منتظر ہے اور اپنے دلی قوی کو بے کار ڈال دے تو وہ نہایت سخت کاہل اور ہو جاتا ہے۔
(A) سست (B) وجہی (C) ذہن (D) بیکار
- 8- انسان بھی مثل اور حیوانوں کے ایک ہے۔
(A) حیوان (B) انسان (C) فرشتہ (D) مجبور



- 9. جب انسان کے دلی قویٰ کی تحریک ست ہو جاتی ہے تو وہ پڑھاتا ہے۔ (بوج 2015ء)
 (A) بربادی میں (B) برائی میں (C) بربادی عادت میں (D) حیوانی خصلت میں
- 10. پس ہر ایک انسان پر لازم ہے کہ وہ زندہ رکھنے کی کوشش میں رہے۔
 (A) ظاہر کو (B) باطن کو (C) اندر وہی قویٰ کو (D) جذبات کو
- 11. ایک ایسے شخص کی حالت کو خیال کرو، جس کی آدمی، اس کے اخراجات کو
 (A) پورا کرے (B) مناسب ہو (C) کم ہو (D) زیادہ ہو
- 12. عام شوق و حشیانہ یاتوں کی طرف ہوتے جاویں گے۔
 (A) مائل (B) کم (C) زیادہ (D) تھوڑے
- 13. ہم قبول کرتے ہیں کہ ہندوستان میں ہندوستانیوں کے لیے ایسے کام بہت کم ہیں جن میں ان کو کام میں لانے کا موقع ملے۔
 (A) جذبات کو (B) سوچ کو (C) احساسات کو (D) قوائے دلی اور قوت عقلی کو
- 14. ہم نے کامیاب اختیار کی ہے یعنی اپنے دلی قویٰ کو چھوڑ دیا ہے۔
 (A) فاتح (B) تہاں (C) بے کار (D) الگ تھلگ
- 15. اگر ہم کو قوائے قلبی اور قوت عقلی کے کام میں لانے کا موقع نہیں تو ہمیں اس کی چاہیے۔
 (A) رپورٹ (B) کہانی (C) تفصیل (D) فکر اور کوشش
- 16. کسی شخص کے دل کو پڑھانیں رہنا چاہیے۔
 (A) فارغ (B) مصروف (C) خاموش (D) مجبور
- 17. کسی نہ کسی بات کی فکر و کوشش میں رہنا لازم ہے۔
 (A) بے کار (B) فاتح (C) خاموش (D) مجبور
- 18. جب تک ہماری قوم سے کامیابی دل کو بے کار پڑھانا نہ چھوٹے گا اس وقت تک ہم کو اپنی قوم کی بہتری کی کچھ نہیں۔
 (A) توقع (B) امید (C) خواہش (D) ضرورت
- 19. سرسید احمد خان کے مورث اعلیٰ کس بادشاہ کے عہد میں ہندوستان آئے۔
 (A) اکبر (B) شاہ جہاں (C) بہادر شاہ ظفر (D) اورنگزیب
- 20. سرسید نے اعلیٰ گڑھ کا لج کی بنیاد رکھی۔
 (A) ۱۸۷۰ء (B) ۱۸۷۲ء (C) ۱۸۷۵ء (D) ۱۹۷۰ء
- 21. سرسید کی قائم کردہ سائنسی فلسفیک سوسائٹی کا مقصد تھا۔
 (A) سائنسی مضامین پڑھانا (B) انگریزی سے اردو ترجمہ (C) مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ (D) آزادی کا حصول



-22

سریدنے 1870ء میں علمی و ادبی رسالہ جاری کیا۔

- (A) ندوۃ العلماء (B) اسباب بغاوت ہند (C) تہذیب الاخلاق (D) ہمدرد

-23

سرید احمد خان کی تاریخ پیدائش ہے۔

1890ء (D)

1872ء (C)

1812ء (B)

1812ء (A)

سرید احمد خان کی تاریخ وفات ہے۔

-24

1898ء (D)

1893ء (C)

1892ء (B)

1890ء (A)

”آثار الصناديد“ تحریر ہے۔

-25

- (A) چودری فضل حق کی

- (C) سرید احمد خان کی

- (B) نعیم صدیقی کی

سبق ”کاملی“ کے مصنف ہیں۔

-26

(D) سرید احمد خان

(C) کریم محمد خان

(B) شفیق الرحمن

(A) پطرس بخاری

-27

(D) حصہ پنجم

(C) حصہ چہارم

(B) حصہ دوم

(A) حصہ اول

- (D) دلی قوی کوبے کا رچھوڑ دینا

- (C) محنت نہ کرنا

- (B) کام نہ کرنا

سرید کے نزدیک سب سے بڑی کاملی ہے۔

-28

(D) کام چور

(C) کامل

(B) سستی

(A) کامنہ کرنا

(B) بے وقوف

(A) عقلمند

-29

- (D) کامل اور حیوان صفت

- (C) کامل

- (B) حیوان

دلی قوی کوبی کا رچھوڑ نے والا ہو جاتا ہے۔

-30

(A) جانور

(C) اپنی تعلیم کو اپنی عقل کو ضرور تبا کام میں لانے کا موقع ملتا ہے۔

(B) اپنی تعلیم کو اپنی عقل کو ضرور تبا کام میں لانے کا موقع ملتا ہے۔

(A) سوچیں ایک کو

-31

(B) ہزاروں میں ایک کو

(C) لاکھوں میں ایک کو

(D) کسی کو نہیں

یہ انسان پر لازم ہے کہ وہ زندہ رکھے۔

-32

- (D) آرزوؤں کو

- (C) اندروئی قوی کو

- (B) خیالات کو

ہندوستان میں محنت نہیں کرنا پڑتی۔

-33

(A) انگریزوں کو

(C) مسلمانوں کو

(B) ہندوؤں کو

(D) ملکیوں اور لاخراج داروں کو

-34

دلی قوی کوبی کا رچھوڑ دینے والے مائل ہو جاتے ہیں۔

(A) کاملی کی طرف

(C) شہرت کی طرف

(B) دولت کی طرف

(D) وحشیانہ باتوں کی طرف

-35

- (D) جو کھلینے کو

- (C) موسیقی سننے کو

- (B) نشہ کرنے کو

تمار بازی کہتے ہیں۔



(D) ہرجگہ

(A) جمنی میں

36۔ قوائے دلی اور قوت عقلی کو کام میں لانے کے زیادہ موقع نہیں ہیں۔

(D) انگریزی تہذیب کو

(B) انگلستان میں

37۔ سرسید کے مطابق مسلمانوں نے اختیار کیا ہے۔

(D) غمزدہ

(C) خوش

38۔ سرسید کے مطابق کسی دل کو نہیں رہنا چاہیے۔

(D) کامی کو

(B) افرادہ

39۔ سرسید کے مطابق لازم ہے۔

(B) پیروی

(A) آزادی

(D) کسی نہ کسی کوشش میں مصروف رہنا

(C) اتباع

(D) خواہش

(C) فکر اور مستعدی

40۔ ہم کو اپنی تمام ضروریات کے انجام کرنے کی رہے۔

(D) اتحاد نہ ہو

(B) روش خیالی نہ ہو

(A) فکر

(D) کامی ختم نہ ہو

(C) کامی ختم نہ ہو

41۔ سرسید کے نزدیک اس وقت تک قوم کی بہتری کی توقع نہیں ہے جب تک

(D) ڈراما

(C) مضمون

42۔ کسی مقررہ موضوع پر اپنے خیالات، جذبات اور تاثرات کا تحریری اظہار کہلاتا ہے۔

(D) افسانہ

(B) ناول

(A) افسانہ

(D) مولانا آزاد

(C) مولانا شبلی نعmani

43۔ ”تین الکلام“ کے مصنف ہیں۔

(D) سرسید احمد خان

(B) مولانا حافظ

(A) مولانا آزاد

(D) مصنف

(C) حکیم

44۔ سرسید ایک بڑے مصلح اور معمار قوم ہونے کے علاوہ اعلیٰ درجے کے تھے۔

(D) شاعر

(B) افسانہ نگار

(A) شاعر

(D) مصنف

(C) حکیم

45۔ اردو مضمایں کی صنف کو روایج دیا۔

(D) سلیمان ندوی نے

(C) مولانا محمد علی جوہرنے

(B) شبلی نعmani نے

(D) سرسید احمد خان نے

(C) سرسید احمد خان نے

46۔ سرسید احمد خان نے سبق ”کاملی“ میں دلی قوی کو مصروف رکھنے سے مرادی ہے۔

(D) سوچنا

(B) اپنی ذہانتوں کو بروئے کار لائ کر عمل کرنا

(A) سوچنا

(C) کسی کے کام میں مداخلت نہ کرنا

(C) خاموشی سے زندگی بس رکرنا

(B) خاموشی سے زندگی بس رکرنا



جوابات

جواب	نمبر شار						
C	4	B	3	D	2	C	1
A	8	B	7	D	6	A	5
A	12	B	11	C	10	D	9
A	16	D	15	B	14	D	13
C	20	B	19	A	18	B	17
D	24	B	23	C	22	B	21
D	28	D	27	D	26	C	25
C	32	B	31	D	30	C	29
A	36	C	35	D	34	D	33
C	40	D	39	A	38	B	37
D	44	D	43	C	42	C	41
				A	46	D	45

Free Ilm .Com